سوال

(31) کتب فقہ حنفیہ میں جواحادیث مذکورہ ہیں ان کی حیثیت استناد کیسی ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء حدیث اس مسئلہ میں کہ حنفیہ عمل بالحدیث کے قائل ہیں یا نہیں کتب فقہ حنفیہ میں جواحادیث مذکورہ ہیں ان کی حیثیت استناد کیسی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کا شاگرد عنایت اللہ صدیقی بلتستانی لاہوراقول وباللہ التوفیق حنفیہ عمل بالحدیث کی نعمت سے محروم ہیں کیوں کہ حنفی بھائی مقلد ہیں اور مقلد کے لئے اپنے مقلد کی تقلید اصول فروع میں مکلف ہونے سے لے کر تادم واپسیں ضروری اور فرض ہوتی ہے ۔ اور مسلمان کسی وقت بھی زنار تقلید کو اتار پھینکنے کا مجاز نہیں ہے ۔ کیوکہ اس کے لئے اس کے امام کا قول ہی شرعی حکم ہے ۔ اور بس اما المقلد فمستندہ قول مجتھدہ (مسلم الثبوت ص 7 رشیدیہ دہلی) یعنی مقلد کے لئے اس کے امام کا قول ہی شرعی دلیل ہے اور بس چونکہ حنفی بھایوں نے تقلید کے لئے حضرت امام ابو حنیفہ کو چنا ہوا ہے اور ایسی صورت میں حدیثوں پر عمل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک تلخ حقیقیت ہے ۔ کہ ہمارے ان قابل احترام بزرگوں نے تقلید شخصی کے تحفظ کے لئے ایسے ایسے فرضی اور خانہ ساز اصول ترتیب دے رکھے ہیں جن کی اوٹ میں پوری بے باکی کے کیا ساتھ احادیث صحیح کا برملا انکار کردیتے ہیں ۔ چنانچہ شاہ عبد العزیز محدث دھلوی مرحوم نے فتاویٰ عزیزی کے اندران نواصولوں کا زکر فرمایا ہے ۔ اورریوں انکار حدیث کی شناخت سے بچے رہنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے ۔ اوروہ فرضی شکلیں اور ڈھکوسلے ہیں ۔

انکار حدیث اور نو فرضی اشکلے

1 ۔ خاص ۔ خاص کے بارے میں حکم کہ وہ صاف طور پر بیان کیا ہوا ہے ۔ تواس معنی کے سوادوسرا کوئی معنی نہیں کیا جاسکتا ۔

2 ۔ زیادت کتاب پر بمنزلہ نسخ کے ہے تو یہ زیادت نہ ہوگی مگر آیت صریح یا حدیث مشہور صریح ہے ۔

3 ۔ حدیث مرسل مانند حدیث مسند کے ہے ۔

4 ۔ ترجیح نہ ہوگی کسی حدیث کو بسبب کثرت راویوں کے بلکہ ترجیح بسبب فقہ راوی کے ہوگی ۔

5۔ جرح قابل قبول نہ ہوگی مگر جب اس کی تفسیر کیجائے ۔

6۔ امام ابن ہمام نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ جس روایت کو امام بخاری اور مسلم نے اور ان لوگوں نے جو ان کے مانند ہیں۔ صحیح کہا تو ہم لوگو ںپر واجب نہیں کہ ہم لوگ اس کو قبول کریں۔

7۔ کہا بعض صاحب فتاویٰ نے کہ جسب کسی مسئلہ میں قول اامام اعظم اور صاحبین کا ہوااور اس میں کوئی حدیث بھی ہو اور اس حدیث کے بارہ میں حکم صحت دیا گیا ہو وواجب ہے کہ اماما اعظم اور صاحبین کے قول کی اتباع کی جائے نہ حدیث کی۔

8۔ جس روایت کو راوی غیر فقیہ نے روایت کیا ہوا اوہ ایسی روایت ہو کہ اس میں رائے کو دخل ہوسکے تو اس کو قبول کرنا واجب نہیں۔

9۔ عام قطعی ہے مانند خاص کے تو تخصیص نہیں ہوسکتی عام میں خاص کے زریعے فتاویٰ عزیزی صفحہ 389۔390۔391 ایچ۔ ایم سعید کمپنی کراچی

امام کرخی اور کتاب اللہ کا انکار

امام کرخی کی تلفی کا یہ عالم ہے کہ موصوف نے تقلید کے نشے میں قرآن وحدیث کے انکار سے بھی گریز نہیں کیا۔ فرماتے ہیں۔

الاصل ان کل ایۃ تخالف قول اصحابنا فانہا تحمل علی النسخ او علی الترجیح والاولی ان تحلعلی التاویل من جہۃ التوفیق

(اصول کرخی ملحق باصول بزدوی ص 373 نور محمد کراچی) یعنی جو آیت پاک ہمارے آئمہ کے قول کے خلاف ہوگی یا توہم اسے منسوخ قرار دیں گے یا اس کی تاویل کریں گے۔

امام کرخی اور انکار حدیث

الاحمل ان کل خبر یجی بخلاف قول اصحابنا فانہ یحل علی النسخ او علی انہ معارض بمثلہ ثم صارالی دلیل اخر او ترجیح فیہ بمایترجح بہ اصحابنا من وجوہ الترجیح او یحمل علی التوفیق

اصول بزدوی صفحہ 373 مطبوعہ نور محمد کراچی یعنی ہر وہ حدیث جو ہمارے اماموں کے خلاف پڑتی ہے ہم اس کو منسوخ قرار دیں گے۔ یا اس کا معارض تلاش کریں گے۔ یا اس کی ہمیں ایسی توجیح کرنی ہوگی جس سے ہمارے اماموں کا مسلک محفوظ ہو جائے اور بظاہر انکار حدیث سے بھی بچ جائیں۔

امام کرخی اور انکار اقوال صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین

الاصل ان الحدیث اذا ورد عن الصحابی مخالفا یقول اصحابنا فان کان لایصح فی الاصل لفینا معونۃ جوابہ وان کان صحیحافی موردہ فقد سبق ذکر اقسامہ الاان احسن الوجوہ والبعد ہا عن الشبہ انہ اذا ورد حدیث الصحابی فی غیر موضع الاجماع ان یحمل علی التاویل او المعارضۃ بینہ وبین صحابی مثلہ

اصول بزدوی صفحہ 375 کسی صحابی کی کوئی حدیث اگر مذہب حنفی کے خلاف ہو تو حدیث اگر صحیح نہیں تو جواب کی ضرورت نہیں اگ صحیح ہو تو اس کے رد کرنے اقسام (اور صورتیں) گزر چکی ہیں۔ یعنی یا تو اس کی تاویل کی جائے گی۔ یا منسوخ کہا جائے گا۔ یا اس کا معارض تلاش کیا جائے گا۔

حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی کا طرز عمل

اس اصولی انکارحدیث کے ثبوت کے بعد عملی طورپرانکارحدیث کے نمونے پیش کرنے کی ہم چنداں ضرورت محسوس نہیں کرتے تاہم حضرت شیخ الہند کے غلو تقلید کی داد دئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے۔ حضرت شیخ الہند فرماتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ حنفی نے بھی احادیث صحیحہ اور نصوص واضحہ کی بنا امام شافعی کے مسلک کو ترجیح دی ہے۔ اور پھر خود (شیخ الہند) فرماتے ہیں کہ حق اور انصاف بھی یہی ہے۔ کہ امام شافعی کا مسلک راجح ہے۔ ہم چونکہ حنفی مقلد ہیں۔ اس لئے احادیث صحیحہ اور نصوص واضحہ کے علی الرغم ہم پر امام ابو حنیفہ کی تقلید واجب ہے۔

نہ رکھ تقلید کی کچھ سند پھر اس پر اڑتے ہیں عجب وانا مقلد ہیں کہ بے ہتھیار لڑتے ہیں۔

ان اغلوطات مخترعات خانہ ساز قواعد اور ہٹ دھرمیوں کی نشان دہی سے حنفیہ کے ان خالی خولی قوی دعاوی کا نہ صرف پول کھل جاتا ہے۔ بلکہ ان کی حدیث دشمنی اور حامل شریعت اور محبت وحی ﷺ کے ساتھ نام نہاد عقیدت اور وابستگی کی حقیقت بھی طشت ازبام ہوجاتی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اصول فقہ کے موجودہ دفاتر دراصل انکارحدیث کے اسفار اور ماخذ ہیں چنانچہ مولانا مودودی صاحب نے بھی بعض احادیث کے انکار میں اسی لٹریچر سے دھوکا کھایا ہے۔

فقہاء

احادیث کتب حنفیہ کی حیثیت استناد

جواب جز2۔ واضح ہو کہ کتب فقہ حنفی کے اندر ہمارے ان واجب الاحترام فقہا عظام نےاپنے قیاسات اور آرائی کی تایئد او تشبیہ میں جن احادیث اور روایات کو درج فرمایا ہے۔ وہ اکثر یا وموضوع اور خانہ ساز ہیں۔ یا ضعیف اور متکلم فیھا ہیں۔ جیسے حضرت فقہاء محدثین اور علمائے اصول حدیث نے وضاحت فرمائی ہے۔

احادیث عراق ناقابل قبول ہیں۔

بانی اصول فقہ حضرات امام شافعی فرماتے ہیں۔

كل حديث جاء من العراق وليس له اصل في الحجاز فلا يقبس وان كان صحيحا

(تدریب الراوی) ہر وہ حدیث جو اہل عراق سے مروی ہو اور اہل حجاز کے ہاں اس کی اصل نہ ملے وہ اگرچہ صحیح بھی ہو پھر بھی قابل قبول ہے۔

فقہاء حنفیہ کا کوراپن

حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں۔

هولاء اصحاب ابي حنيفه ليس لهم بصر بشئ من الحديث ما هو الا الجراة

(قیام اللیل مروزی ص124) یہ ہیں اصحاب ابی حنیفہؒ جن مین ماسوائے جرات وجسارت کے حدیث میں کچھ مہارت نہیں ہے۔

فقہا کوفہ اور جابر کذاب

حضرت اما م وکیع (حنفی) کی تصریح کچھ اس طرح ہے ۔

ابو عیسی سمعت الجارود یقول سمعت وکعا لولا جابر الجعفی لکان اہل الکوفۃ بغیر حدیث ولولا حماد لکان اہل الکوفۃ بغیر فقہ

حضرت امام وکیع (حنفی) فرماتے ہیں ۔ کہ اگر جابر جعفی (کذاب بقول امام ابو حنیفہ) نہ ہوتا تو اہل کوفہ حدیث سے قطعاً مرحوم رہتے اور اگر حماد نہ ہوتے تو اہل کوفہ فقہ سے بھی ناآشنا ہوتے (وضاحت) حضرت امام وکیع جو حضرت امام شافعی کے استاد محترم ہیں ۔ شہرہ آفاق فقیہ نامور محدث اور عامل بالحدیث تھے مگر احناف کو دعویٰ ہے کہ وہ حنفی بذرگ تھے ۔ اسلئے میں نے موصوف کو ولو سلمنا و فرضنا کے تحت حنفی لکھ دیا ہے ۔

ورنہ بینہ و بین الحنفیہ خرط القتاد

مقلدین حنفیہ کو صحیح اور غیر صحیح حدیث میں امتیاز نہ تھا ۔

الاصلاح والایضاح کے مولف علامہ ابن کمال پاشا حنفی رقم طراز ہیں ۔

والطبقۃ السابعۃ وہی طبقۃ المقلدین الذین لایقدرون علی ما ذکروا ولا یفرقون بین الغثا والسمین ولا یمیزون بین الشمال والیمین یحفظون مایجدون کحاطب لیل فالویل لہم ولمن قلعہم کل الویل

عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ صفحہ 8 کراچی نافع کبیر مقدمہ جامع صغیر صفحہ 4 فقہا حنفیہ کا ساتواں طبقہ ان مقلدین پر مشتمل ہے جنھیں نہ تو اپنی نقل کردہ روایات پر قدرت ہوتی ہے ۔ نہ غث وسمیں میں فرق کر سکتے ہیں ۔ اور نہ دایئں بایئں میں امتیاز انہیں جو کچھ مل جاتا ہے ۔ بس اندھا دھند یاد کرنے چلے جاتے ہیں پس ان کے لئے مع ان کے لائی لگ ٹولے کے سخت خرابی ہو ۔

ہدایہ کا قرآن اور ادھام کا طوفان

علامہ ابو الحسنات لکھتے ہیں ۔ کہ حضرت علامہ شیخ عبد القادر حنفی نے ہدایہ کے اوہام کثیرہ کا اپنی کتاب عنایہ میں خوب پوسٹ مارٹم کیا ہے ۔ اصل الفاظ یہ ہیں ۔ فی طبقات القاری ۔

قدوقع فی الہدایۃ اوہام کثیرۃ قد نقلہا العلامۃ الفہامۃ الشیخ عبد القادر الحقب القرشی فی کتاب المسمی بالعنایۃ

(الفوائد الفہمہ ص 100 عبد الئی) یعنی ہدایہ کالقران میں ایسی بہت سی وہمی روایات ہیں اور مسائل ہین جن کو علامہ فہامہ شیخ عبد القادر حنفی نے اپنی عنایہ نامی تصنیف میں تفصیل سے زکر کیا ہے ۔

کتب حنفیہ اور من گھڑت حدیثیں

رکن الاسلام حضرت امام زادہ حنفی کی تحقیق انیق بھی پڑھتے جاییئے موصوف کنز العباد مطالب المومنین وغیرہ کتب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

نافع کبیر ص 12 نافع کبیر کنز العباد مطالب المومنین اور ایسی دوسری کتب رطب دیا بس سے بھری پڑی ہیں ۔ علاوہ ازیں ان میں بناوٹی اور اختراعی احادیث اور اخبار مختلفہ بھی بکثرت موجود ہیں ۔

کنز العباد کی احادیث کا سماع حرام ہے ۔

علامہ جمال الدین مرشد حنفی کا بے لاگ تبصرہ یہ ہے ممدوح کنز العباد پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

فیہ احادیث موضوعۃ لایحل سماعھا دنافع کبیر ص 12)

اس کتاب ک اندر ایسی بودی نکمی اور خانہ ساز حدیثیں ہیں جن کا سننا بھی حرام ہے چہ جائیکہ ان سے استدلال لایا جائے۔

حضرات حنفیہ کی حدیث کے ساتھ سرد مہری

حضرت امام شاہ ولی اللہ حنفیؒ علم حدیث کے متعلق حنفیہ کی بے توجہی اور بے اعتنائی کچھ اس طرح آشکار فرماتے ہیں۔

واشتغالھم بالحدیث قلیل قدیما وحدیثا

(الانصاف مع ترجمہ کشاف صفحہ 77 محمد حسن نانوتوی حنفی ان الفاظ کا یوں ترجمہ کرتے ہیں۔ حنفی علماء کا مشغول ہونا علم حدیث پہلے اور حال میں کم رہا ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ ص 135 ج 1 مصری میں لکھتے ہیں فقہا اور صوفیہ اور مورخین کی زبانوں پر ان کی شہرت ہے اوران چاروں طبقوں میں ان کی کچھ اصل نہیں ان میں سے بعض ایسی بھی ہیں۔ جن کو ایسے لوگوں نے موضوع کہا ہے جو بے دین تھے اور زبان عربی میں خوب ماہر تھے۔ آیات کاملہ صفحہ 307 ج 1

روایات حنفیہ اور زنادقہ

علم حدیث کی غیر متداول کتب سے حدیث لینے سے منع کرتے ہوئے سر خیل حنفیہ حضرت ملا علی قاری موضوعات مین لکھتے ہیں۔

ان نقل الاحادیث النبویۃ لایجوز الا منا لحتب المتداولۃ لعدم الاعتماد علی غیرھا من وضع الزنادقۃ والحاق الملاحدۃ

(موضوعات کبیر صفحہ 87 مجتبائی دہلی)

علم اور حدیث ک مشہور متداول ذخیروں (صحاح ستہ وغیرہا) سے باہر کی حدیثوں کو نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ کتب صحاح کے علاوہ دوسری کتابیں قابل اعتماد نہیں ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ زندیقوں اور ملحدوں نے بہت سی حدیثیں وضع کر کے غیر مشہور کتابوں میں سمودی ہیں۔

شارحین ہدایہ محدث اور مخرج نہ تھے۔

حضرت ممدوح حنفی کتب کی حقیقت اور اصلیت کے متعلق موضوعات کبیر ص 74 اور وعمدہ الرعاۃ صفحہ 13 پر لکھتے ہیں۔ نہایہ اور ہدایہ کی دوسری شرحوں کی نقل کردہ حدیثوں کا کچھ اعتبار نہیں ہے کیونکہ یہ شارحین محدث نہ تھے۔ اور نہ ہی انہوں نے ان روایتوں کے ماخذوں کا حوالہ دیا ہے۔

جامعین کتب حنفیہ حدیث میں سہل انگار تھے۔

حضرت مولانا عبد الحئی صاحب حنفی جو دراصل ترجمان حنفیہ کہلانے کے مستحق ہیں۔ قابل اعتماد کتب حنفیہ کی استنادی حیثیت کے متعلق نافع کبیر صفحہ نمبر 13 پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے بڑے بڑے فقہاء نے بہت سی ایسی کتابوں پر اعتماد کرلیا ہے جو من گھڑت اور دنا سپتی حدیثوں سے اٹی پڑی ہیں۔ خصوصا کتب فتاویٰ اور یہ حقیقت ہمیں کثرت

مطالعہ سے واضح ہوئی کہ اگرچہ ان کتابوں کے مولف اپنے دفن فقہاء میں کامل تھے۔ تاہم اخبار و احادیث کی نقل میں اناڑی اور سہل انگار تھے۔

کتب حنفیہ موضوعات کا پلندہ ہیں۔

علامہ عبدالئی صاحب کا اعلان حق پڑھیے اور ایمان تازہ کیجیے۔ اگرچہ فقہی ذخیرے فروعی مسائل میں معتبرہ ہیں اور ان کے مولف بھی قابل اعتبار اور کامل فقیہ تھے۔ تاہم ان کی نقل کردہ احادیث پر محض اس لئے کہ وہ احادیث ان کی کتابوں میں موجود ہیں کلی طور پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا (کہ وہ صحیح ہونگی) کیونکہ ان کتابوں کے اندر بہت سی ایسی مندرج ہیں۔ جو خود ساختہ اور مختلف فیھا ہیں۔

فقہاء حنفیہ حدیث میں ماہر نہ تھے۔

حضرت ابوالحسنات موصوف لکھتے ہیں۔

ومن الفقہا من لیس لہم حظ الاضبط المسائل الفقہیۃ لمزدون المہارت فی الروایۃ الحدیثۃ

(عمدۃ لرعایۃ ص 13) فقہاء کرام میں بہت سے ایسے بذرگ بھی تھے جن میں ماسوائے فقہی مسائل کے ضبط کے روایت حدیث میں قطعا مہارت نہ تھی۔

ہدایہ کی حدیثیں بے ثبوت ہیں۔

علامہ لکھنوی حنفی فقہاء حنفیہ کی حدیث دانی کا پول یوں کھولتے ہیں۔

''حنفیوں کے علامہ مرغینانی صاحب ہدایہ اور شافعیوں کے علامہ رافعی اگرچہ گنتی کے جلیل القدر فقہا میں سے دو بزرگ ہیں اور بڑے بڑے نامور علماء اور فقہا ان دونوں پر اعتماد کرتے چلے آرہے ہیں۔ لیکن جلالت فقہ مذہب کے باوصف حقیقت حال یہ ہ کہ ان ہر دو بزرگوں نے اپنی کتابوں کے اندر ایسی من گھڑت اور بناوٹی حدیثیں لکھ ڈالی ہیں۔ جن کا کسی بھی عام حدیث کے ہاں کچھ کھوج اور نشان نہیں ملتا۔

حنفی فقہاء کے فرضی مسائل

چونکہ فقہ حنفی کے فرضی مسائل کا ذکر چل نکلا ہے۔ لہذا ترجمان حنفیہ علامہ عبدالحئی حنفی کے ریمارکس پیش خدمت ہیں ان پر بھی ایک نظر ڈالتے چلیے اور ان بے سر و پا اور نام بہاد مجتہدات کی صداقت کی داد بھی دیتے چلیے فرماتے ہیں۔

والخامسۃ لم یدل دلیل شرعی لاکتاب ولاحدیث ولااجماع ولاقیاس مجتہد جلی اوخفی لا بالصراحت ولا بادلالۃ بل ہی مخترعات المتاخرین الذین یلدون طرق اباء ہم ومشائخہم المتقدمین وحکمہ الطرح والجرح

(نافع کبیر ص 9 دہلی) فقہ حنفی کے مسائل کی پانچویں قسم وہ ہے جن کی دلیل قرآن میں ہے۔ نہ حدیث میں نہ اجماع میں نہ کسی مجتہد کے قیاس جلی میں نہ خفی میں صراحت کے ساتھ نہ دلالت کیساتھ بلکہ یہ مسائل دراصل ان متاخرین کے ڈھکوسلے اور اشلکے ہیں جو اپنے آباء و اجداد اور مشائخ کے ٹھیٹ مقلد ولائی لگ تھے اور یہ مسائل ردی کی ٹوکری میں ڈال دینے چاہیں۔

مقلدین حنفیہ میں جانچ پرکھ نہ تھی۔

مولانا اعزاز علی دیوبندی حنفی فرماتے ہیں۔

الطبقۃ السادسۃ المقلدین الذین لایقدرون علی ماذکروالایفرقون بین الغث والثمین ولایمیزون الشمال عن الیمین بل یجمعون مایجدون کحاطب اللیل فالویل لهم ولمن قلدہم کل الویل

(تمہید التمارق مقدمہ کنزالدقائق صفحہ 9 مطبع کراچی) فقہاء حنفیہ کاچھٹا طبقہ ان مقلدین پر مشتمل ہے جنھیں زکر کردہ اقوال میں جانچ پرکھ کی مقدرت ہے اور رطب دیا بس میں فرق معلوم ہے اور نہ چپ وراست میں امتیاز اور رات کے اندھیرے میں لکڑیاں اکھٹی کرنے والے کی مانند انہیں جو مہیا ہوجاتا ہے جمع کرتے چلے جاتے ہیں۔ خدا ان کو معہ ان کے ٹولے کے غارت کرے۔ ان بزرگوں کے علاوہ مولانا اشرف علی تھانوی نے فتاوی امدادیہ فقہاء کی ان کمزوریوں کا رونا رودیا ہے ان تصریحات واضح اعلانات اور حنفی بزرگوں کے برملا اعترافات سے یہ بات محقق ہوجاتی ہے کہ ہمارے حنفی علماء حدیث میں بے بضاعت اوکم مایہ تھے اور جو روایات ان فقہاء نےاپنے مجتہدات کی تایئد میں فقہی دفاتر میں درج فرمائی ہیں محقیقین حنفیہ کے مطابق موضوع اور مختلف فیھا میں اور بقول علامی جمال الدین مرشد حنفی کے ان کا سماع بھی حرام ہے شریعت کے احکام کا مدار ہونا تو بہت دور کی بات ہے۔

لعل فیہ کفایۃ لمن لہ درایۃ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 11 ص 130-139

محدث فتویٰ